بسم اللہ الرحمن الرحیم

خودکشی یا شہادت ...؟

تحریر: امام انور اولکی حفظہ اللہ

ترجمہ: زبیر احمد حفظہ اللہ

جہاد کے دوران میں کسی مجاہد کے اپنی جان خود اپنے ہاتھوں سے قربان کر دینے کو لوگ خودکشی سمجھتے ہیں اور دلیل یہ پیش کرتے ہیں کہ یہ موت دشمن کے ہاتھوں نہیں بلکہ خود اپنے ہاتھوں واقع ہوئی ہے۔

علی ابن الاثیر رحمہ اللہ اپنی تاریخ "الکامل" میں ایک واقعہ نقل کرتے ہیں جو صلاح الدین ایوبیؒ کے "عکا" (اِن دنوں اسرائیل کا ایک شہر) کے محاصرے کے دوران میں پیش آیا، بدقسمتی سے انہوں نے اس پر کوئی تبصرہ نہیں لکھا۔

وہ لکھتے ہیں کہ صلاح الدین رحمہ اللہ کو کچھ کمک درکار تھی لہٰذا انہوں نے حکم دیا کہ ایک بحری جہاز بیروت سے مجاہدین کو لے کر آئے۔ یہ ایک بڑا جہاز تھا جس میں 700 مجاہدین تھے۔ یہ جہاز جنگی ساز و سامان اور دیگر ضروریات سے لدا ہوا تھا۔ انگلینڈ کا بادشاہ "رچرڈ" جہاز کو روکنے میں کامیاب ہو گیا۔ یہ اللہ کا فیصلہ تھا کہ ہوا رک گئی اور مسلمانوں کو 40 کشتیوں پر مشتمل بیڑے نے گھیر لیا۔ بہرحال مسلمانوں نے اس بڑی قوت کے خلاف اپنے دفاع میں لڑائی کی۔ انہوں نے رچرڈ کے کئی آدمی قتل کر دیئے۔ لیکن دشمن کا حملہ شدید تھا۔ جب مسلمانوں کے امیر نے دیکھا کہ دشمن غالب آ رہا ہے تو انہوں نے کہا کہ ہم کوئی بھی چیز ان کفار کے حوالے نہیں کریں گے اور عزت کی موت مریں گے۔ وہ نہیں چاہتے تھے کہ مسلمان دشمن کے ہاتھوں قیدی بنیں اور نہ یہ کہ مسلمانوں کا سامان کفار کے ہاتھ لگے۔ لہٰذا وہ جہاز کے نچلے حصہ میں اُترے اور جہاز میں شگاف کر دیا جس کے نتیجے میں 700 افراد پر مشتمل مضبوط مسلمان فوج سمندر میں ڈوب گئی۔

وہ لوگ جو استشہادی حملوں کی مخالفت کرتے ہیں ان کے نظریے کے مطابق درج بالا کارروائی واضح طور پر خودکشی ہے۔ کیونکہ نہ صرف مسلمانوں نے اپنے آپ کو اپنے ہاتھوں سے قتل کیا بلکہ انہوں نے تو ایسا کر کے دشمن کا بھی

کوئی نقصان نہ کیا۔ وہ تو صرف اتنا کر سکے کہ اپنے آپ کو اور مسلمانوں کے سامان کو کفار کے قبضے سے بچا لیا۔ یہاں یہ بھی بیان کرنا ضروری ہے کہ رچرڈ کے ہاں قید ہونے سے موت ہرگز یقینی نہ تھی کیونکہ واقعات واضح کرتے ہیں کہ بہت مرتبہ مسلمان قیدیوں، خصوصاً مجاہدین کو تاوان یا مزدوری کی غرض سے زندہ رکھا گیا۔

ایک شافعی عالم ابن شداد رحمہ اللہ بھی "نوادر السلطانیہ" میں اس واقعہ کو نقل کرتے ہیں البتہ انہوں نے اس واقعہ کا اختتام ان الفاظ کے ساتھ کیا ہے۔

"لوگ بہت زیادہ مایوس تھے۔ جب سلطان رحمہ اللہ کو یہ خبر پہنچی تو انہوں نے اس واقعہ کو اللہ کی راہ میں ایک عمل شمار کیا اور وہ اللہ کی آزمائش پر صابر تھے۔ اور اللہ نیکی کرنے والوں کے عمل کو ضائع نہیں کرتا"۔

یہ اختتامی تبصرہ یعقوب رحمہ اللہ (مسلمان فوج کے امیر) کے عمل پر ابن شداد رحمہ اللہ کے خیالات کو واضح کر دیتا ہے۔ یہ یعقوب کے رحمہ اللہ بارے میں کہتے ہیں۔

"وہ ایک اچھا آدمی تھا، جرات منداور فن قتال کا ماہر" جیسے میں نے پہلے نقل کیا وہ کہتے ہیں کہ اللہ نیکی کرنے والوں کے عمل کو ضائع نہیں کرتے۔ بعینہٖ یہی بات استشہادی حملوں کے حامی علماء کرتے ہیں۔ اگر مسلمان کا ارادہ اچھا اور اللہ کے لیے ہو تو وہ شہید ہے چاہے وہ دشمن کے ہاتھوں مارا جائے یا خود اپنے ہاتھوں۔ اصل دارومدار تو نیت پر ہے"۔

خودکشی کبیرہ گناہوں میں سے ہے۔ تو کیا یہ ممکن ہے کہ مسلمانوں کی اتنی بڑی تعداد (700) خودکشی کرے اور جہنم کے ٹھکانے کا انتخاب کرے۔ پھر یہ کہ ابن الاثیر رحمہ اللہ اس واقعہ کو مذمت کئے بغیر چھوڑ دیں۔ صلاح الدین ایوبی رحمہ اللہ نے بھی ان مقتولین کو شہید فی سبیل اللہ کہا ہے۔ آپ کہہ سکتے ہیں کہ وہ کوئی عالم نہیں تھے۔ یہ سچ ہے۔ لیکن وہ مسلمانوں کے امیر تھے۔ جو جنگ کی حقیقت سے آگاہ تھے، ان کا عمل ذمہ دارانہ تھا اور وہ وقت کے بڑے عالم قاضی الفاضل سے بہت زیادہ متاثر تھے، جیسا کہ انکی سوانح حیات لکھنے والوں نے نقل کیا ہے، وہ ان سے مشورہ کئے بغیر فیصلہ نہیں کرتے تھے۔

مسلمان امیر یعقوب رحمہ اللہ نے یہ کام اپنے سپاہیوں کو بتا کر کیا بلکہ ابن شداد رحمہ اللہ کی روایت میں تو ہے کہ جہاز میں شگاف سب نے مل کر کیا۔ کیا یہ ممکن ہے کہ ایک امیر برحق کی فوج کے 700 افراد ایسی بڑی اجتماعی خودکشی کریں۔ اور جہاں تک ہمارے علم میں ہے ابھی تک کسی نے بھی اس فعل سے اختلاف نہیں کیا۔ کم از کم ابن الاثیر اور ابن شداد تو

اللہ سے ان کے اس گناہ پر مغفرت چاہتے، یا ایسی ہی کوئی چیز۔ بلکہ ابن شداد جیسے عالم اس امیر کی تعریف کرتے ہیں ،اس کے اور اس کی فوج کے بارے میں کہتے ہیں کہ "اور اللہ نیکی کرنے والوں کے عمل کو ضائع نہیں کرتا"

700 مسلمانوں کا عمل ،صلاح الدین رحمہ اللہ اور ابن شداد رحمہ اللہ کی تصدیق اسلامی قانون کے ماٰخذ میں سے نہیں ہے۔ لہذا ہم یہ نہیں کہہ سکتے کہ استشہادی حملوں کے لیے ان کا عمل دلیل ہے۔ اس کے لیے تو قرآن اور سنّت اور ان کے متن کی وہ تشریح جو سلف نے کی ہو، سے دلائل درکار ہیں۔ لیکن اوپر بیان کردہ واقعہ صلاح الدین ایوبی رحمہ اللہ کے دور کے مسلمانوں کے طرزِ عمل کا عکاس ہے۔ جو کہ اُمت کی فتح کا وقت ہے۔

ابن شداد، ابن الاثیر، القاضی الفاضل، عماد الکاتب رحمہم اللہ اور اس وقت کی دوسری نمایاں شخصیات کے الفاظ کا مطالعہ کرتے ہوئے کوئی بھی شخص ہمت ،قربانی ، اللہ کے دشمنوں سے نفرت اور اللہ کے بندوں سے محبت کے واضح جذبات دیکھ سکتا ہے۔ قاری ان علماء کو امراء جہاد کے پشتی بان اور اپنے فتاویٰ اور تقاریر میں اُمت کے ساتھ کھڑا پائے گا۔ اس وقت اُمت اپنے اُمراء سے محبت کرتی تھی کیونکہ وہ مجاہدین فی سبیل اللہ تھے اور وہ اپنے علماء سے محبت کرتے تھے کیونکہ علماء حق گو تھے۔

اُن ادوار کے علماء اگر کسی امر میں اختلاف بھی کرتے تو مجاہدین کے خلاف آواز کو عوامی حلقوں میں نہ پھیلاتے تھے۔ اور نہ ہی اُن کے خلاف ایسے فتاویٰ جاری کرتے جس سے کفر کو فائدہ پہنچے۔ ترکی کے سپاہی، جو کہ اُس وقت کی مسلمان فوج تھی، خیانت اور شراب نوشی جیسے افعال کرتے تھے۔ پھر بھی امام غزالی رحمہ اللہ نے انہیں اسلام کے محافظ قرار دیا، اور ان کی بہت زیادہ تعریف کی۔ ابن تیمیہ رحمہ اللہ خود لکھتے ہیں کہ ان کے دور کے بہت سے فوجی (مملوک) خائن تھے۔ لیکن انہوں نے ان افواج کو طائفہ منصورہ تک کا خطاب دیا۔

آج جب ایک مسلمان استشہادی حملہ کرتا ہے تو ساری دنیا مخالف ہو جاتی ہے۔ اگر یہی عمل 700 مسلمان ایک ہی دن میں کریں تو؟

برادران کرام!

چاہے آپ استشہادی حملوں کی حمایت کرتے ہیں یا نہیں، آیئے اپنے اختلافات کو پیچھے چھوڑ کر اپنے اُن مسلمان بھائیوں کی مدد کریں جو کفر کے خلاف جنگ میں ہمارا خطِ اوّل ہیں۔ ہم بہت سے دیگر معاملات میں بھی تو اختلاف رکھتے ہیں۔ ہمارے ان اختلافات کو کفر کی صلیبی یلغار کے خلاف یک جان ہو کر لڑنے سے مانع نہیں ہونا

چاہیے۔

اخوانکم فی الاسلام

مسلم ورلڈ ڈیٹا پروسیسنگ پاکستان

Website : http://www.muwahideen.tk

Email : info@muwahideen.tk